سوال

(399) کیا گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اشیائے مرہونہ سے مرتہن کو کسی صورت میں فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اشیائے مرہونہ سے مرتہن کو کچھ بھی فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اشیائے مرہونہ سے مرتہن جو کچھ فائدہ اٹھائے، وہ سب داخل ربا ہے جو قطعاً حرام ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوٰا   ٢٧٥ ... سورة البقرة

''اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا''

"وعن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((إذا أَقرَضَ أَحَدُکُم قَرضًا فَأَہدی لَہ أَو حَمَلَہ عَلَی الدّابَّةِ فَلا یَرکَبہا وَلا یَقبَلہ إِلّا أَن یَکُونَ جَرٰی بَینَہُ وَبَینَہُ قَبلَ ذلک"))[1] (رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان)

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جب (کسی کو) قرض دے، پھر وہ (مقروض) اسے کوئی تحفہ دے یا سواری کے لیے جانور پیش کرے تو (قرض خواہ کو چاہیے کہ) وہ اس پر سواری نہ کرے اور نہ وہ (تحفہ) قبول کرے، سوائے اس کے کہ ان دونوں میں پہلے سے (تحائف کا) یہ سلسلہ جاری ہو''

"وعن أنس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: {إذا أقرض فلا یأخذ ہدیة"[2] (رواہ البخاری فی تاریخہ ھکذا فی المنتقی)

''انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص جب کسی شخص کو قرض دے تو وہ (قرض خواہ) اس (مقروض) سے تحفہ نہ لے)

"عن أبی بردة بن أبی موسی، قال "قدمت المدینة فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال لی: إنک بأرض الربا فیہا فاش فإذا کان لک علی رجل حق فأہدی إلیک حمل تبن او حمل شعیر او حبل قت فلا تأخذہ فانہ ربا"[3] (رواہ البخاری مشکوة ص: 238)

''ابو بردہ بن ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں، میں مدینے گیا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا: تم ایسے ملک میں رہتے ہو، جہاں سود عام ہے، جب تمھارا کسی پر کوئی حق ہو اور وہ گھاس کا ایک گٹھا یا جو یا جنگلی ہرے چارے کا ایک گٹھا بطور ہدیہ بھیجے تو اسے نہ لو، کیوں کہ وہ سود ہے''

بلاشک مرتہن کو شے مرہونہ سے فائدہ اٹھانا ناجائز اور سود میں داخل ہے، لیکن سواری یا دودھ والا جانور اگر مرہون ہو تو اس شرط کے ساتھ کہ اس کا نفقہ مرتہن کے ذمہ ہوئے تو مرتہن کو فائدہ اٹھانا جائز ہے، جیسا کہ حدیث مذکور بجواب صاف دلالت کرتی ہے۔ اس پر مکان مرہون کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے کہ جانور کی زندگی کا دارومدار کھلانے پلانے پر ہے، اگر یہ بات نہ ہوگی تو وہ ضائع ہو جائے گا، مکان کی یہ کیفیت نہیں۔ کما لایخفی واللہ اعلم۔

---

[1]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2432) اس کی سند متعدد علل کی بنا پر ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلة الضعيفة رقم الحديث (1162)

[2]۔ منتقی الاخبار (2790) مشکوۃ المصابیح (140/2) تاریخ کبیر میں یہ حدیث نہیں مل سکی اور نہ اس کی سند ہی معلوم ہو سکی ہے۔ یہ گذشتہ حدیث ہی کا اختصار معلوم ہوتا ہے۔

[3]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (3603)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 615

محدث فتویٰ